درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔" (تریاق القلوب ص۲۹۱)

پس ابتداء میں جو مناظرانہ تحریریں پادریوں کے مقابلہ میں مرزا صاحب نے لکھیں جن کو بہت سے مسلمانوں نے مرزا صاحب کا بڑا اہم مذہبی کارنامہ اور جہاد سمجھا تھا مرزا کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ وہ محض صلیبی حکومت کی پاسداری اور انگریزی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے تھا، دین کا درد ان سے یہ کام نہیں کرا رہا تھا۔

یہاں تک کی تفصیلات سے پوری طرح واضح ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب کے دل و دماغ میں شدید ترین کفر والحاد بھرا ہوا تھا، اور وہ فقط نبوت کے دعوے دار اور عقیدۂ ختم نبوت ہی کے منکر نہ تھے بلکہ دنیا بھر کی مشرک قوموں کی طرح اوتار کے عقیدہ کو بھی وہ حق جانتے ہیں۔

انہوں نے حدیث کے پورے ذخیرہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کر اب تک کے تمام تفسیری سلسلہ کو باطل قرار دے کر صاف صاف اعلان کیا تھا کہ میرے سامنے ان چیزوں کا حوالہ نہ دو بلکہ بس مجھ سے دین کی حقیقت سمجھو، جسے میں حق کہوں حق سمجھو اور جس چیز کو میں باطل ٹھہرا دوں اس کے باطل ہونے پر ایمان لاؤ۔

مرزا صاحب کے ان اعلانات کے بعد مرزا یا ان کے بعد ان کے مبلغوں سے یہ اُمید قائم کرنا کہ ان کو قرآن وحدیث کی صحیح مراد سمجھا دی جائے گی تو یہ اپنی کفریات سے باز آجائیں گے میرے نزدیک قطعاً لاحاصل ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے جو باتوفیق بندے اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوں وہ قادیانیوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کے دلائل پیش کرنے کے بجائے مرزا کے کفر والحاد کی اصلیت ان کے سامنے رکھیں، وہ انہیں بتلائیں کہ مرزا کے بارے میں یہ بحث قطعاً بے محل ہے کہ وہ نبی ہوسکتے تھے یا نہیں ہوسکتے تھے بلکہ اگر ان کی شخصیت کے سلسلہ میں بحث ہوسکتی ہے تو صرف یہ کہ دنیا کے بڑے بڑے کافروں اور خدا کے مجرموں کی کس صف کا آدمی مرزا کو قرار دیا جاسکتا ہے، البتہ اہل اسلام کے سامنے مرزا کی اصلیت کے ساتھ حضور کی ختم نبوت کے دلائل بھی ذکر میں آتے رہنے چاہئیں تاکہ اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ بھی ان کے ذہن میں تازہ رہے۔ اس پر ان کا ایمان مضبوط، اور اس کی حکمت کی گہری سمجھ ان کے دلوں کو اطمینان وبصیرت سے معمور کردے اور کسی نئے نبی یا "امام" یا "نائب امام" کے نام سے امت کی وفاداریوں اور ایمان و طاعت کو کتاب اللہ وسنت نبوی سے ہٹا کر کسی دوسرے متوازی مرکز سے وابستہ کرنے کی کوئی سازش کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت احسان دانش مرحوم:

احرار رضاکار

سُرخ پرچم کی اُڑانوں کے سایہ میں!

چلا چل یونہی گنگناتا چلا چل،

وفا کے کرشمے دکھاتا چلا چل   پیامِ محبت سناتا چلا چل
اندھیرے میں شمعیں جلاتا چلا چل   بہر گام طوفاں اٹھاتا چلا چل

مصائب سے شانہ لڑاتا چلا چل
چلا چل یونہی گنگناتا چلا چل

گھٹائیں جو ہیں تیرہ و تار کیا غم   جو ہیں بجلیاں تند و خونخوار کیا غم
جو کھینچی ہے باطل نے تلوار کیا غم   اگر وقت ہے زود آزار کیا غم

جو آگے ہوں پیچھے ہٹاتا چلا چل
مصائب سے شانہ لڑاتا چلا چل

تیرا نام تاریخ لیتی رہے گی   محافظ زلیخا تے گیتی رہے گی
سفینے ترے موت کھیتی رہے گی   دُعا رُوحِ طوفان دیتی رہے گی

جدھر جائے ساحل گراتا چلا چل
یونہی سُرخ پرچم اُڑاتا چلا چل

بہت دُور ہے منزلِ کامرانی   یہ فرسودہ قصّے ہیں باتیں پرانی
ہے گو بحرِ باطل میں خونی روانی   وہ ہے سامنے ساحلِ زندگانی

در یڑدں میں کشتی بڑھاتا چلا چل
جدھر جائے ساحل گراتا چلا چل